جعلی پیر..... علماء کرام کی ذمہ داری

برصغیر میں مسلمانوں کی آمد سے قبل ہندو تہذیب و ثقافت کا غلبہ تھا۔ راجہ داہر کی سیاہ کاریوں اور ظلم و جبر کی وجہ سے مسلمان باب الاسلام سندھ کے ذریعے اس خطے میں وارد ہوئے تھے۔ ہندو بنیادی طور پر بہت زیادہ توہم پرست ہیں۔ اپنے سادھوؤں اور پنڈتوں کی باتوں اور پیشین گوئیوں پر ایمان کی حد تک یقین رکھتے ہیں۔ کوئی کام کرنے سے قبل ان سے قرعہ فال نکلواتے ہیں اور پھر ان کی باتوں کے مطابق ہی عمل کرتے ہیں' خواہ اس کا نتیجہ مکمل تباہی اور بربادی کی شکل میں ہی کیوں نہ رونما ہو۔ راجہ داہر نے بھی اپنے سادھوؤں کے کہنے پر اپنی بہن سے صرف اس لئے شادی رچالی تھی کہ اس کی حکومت کو لاحق خطرہ ٹل جائے کیونکہ ان پنڈتوں نے یہ پیشینگوئی کی تھی کہ راجہ داہر کی حکومت کو اس کی بہن کے ذریعے نقصان پہنچ سکتا ہے جیسا کہ بعض مورخین نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔ حالانکہ ہندو مذہب میں بہن سے شادی تو کجا عم زاد سے شادی بھی ممنوع ہے۔ یہ تو صرف توہم پرستی کا نتیجہ ہے کہ راجہ داہر نے صرف سادھوؤں کی پیشینگوئی پر اتنا بڑا قدم اٹھایا اور ہندو تہذیب کے خلاف بہن سے شادی کی اور ایک نئی روایت قائم کی۔

سندھ میں مسلمانوں کی آمد سے یہاں کے باسیوں کو ایک نئی تہذیب و ثقافت کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ مسلمانوں کے پختہ عقیدہ' بلند اخلاق' مساویانہ سلوک' اعلیٰ کردار اور رواداری کا بچشم خود مشاہدہ کیا۔ لہٰذا سندھ میں بسنے والے ہندوؤں نے اسلام کو دل و جان سے قبول کیا۔ ان عرب مسلمانوں کی استقامت غیر متزلزل تھی اور راجہ داہر کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے پورے سندھ پر قابض ہو رہے تھے۔ اگرچہ ہندو مسلمانوں کے حسن سلوک اور اخلاق سے بے حد متاثر تھے۔ لیکن بہت ساری غلط رسومات اور توہم پرستی جیسی بیماری کو ترک نہ کر سکے۔ یہ سلسلہ دراز ہوتا گیا اور پورے برصغیر میں مسلمان پھیل گئے۔ ہندوؤں کے علاوہ سکھوں اور آریوں نے بھی اسلام قبول کیا۔ مگر اپنے علاقے کے رسم و رواج کو دل سے نہ نکال سکے۔ آہستہ آہستہ آنے والی

نسلیں انہیں اسلام کی ثقافت سمجھنے لگیں اور انکو جزو ایمان بنالیا۔ ان رسومات کی مخالفت کو زندگی اور موت کا مسئلہ بنا لیا گیا۔ مورتیوں کی پوجا پاٹ کی جگہ قبر پرستی نے لے لی' مندروں کی جگہ مزاروں نے لے لی اور سادھوؤں اور پنڈتوں کا منصب ملنگوں' فقیروں' درویشوں اور نام نہاد جعلی پیروں نے سنبھال لیا۔ جنھوں نے سادہ لوح مسلمانوں کی کمزوریوں سے بھرپور فائدہ اٹھایا۔ نفسیاتی اور دیگر پیچیدہ امراض کو جن بھوتوں کا کرشمہ قرار دے کر انہیں دونوں ہاتھوں سے لوٹا۔ یہ سلسلہ ایسا چلا کہ آج تک جاری ہے۔

حال ہی میں متعدد شرمناک خبریں اخبارات کی زینت بنی ہیں' جس میں جعلی پیروں کی سیاہ کاریوں اور انکے مکروہ دھندوں کو منظر عام پر لایا گیا ہے جو سادہ لوح اور توہم پرست عورتوں کو اپنے جال میں پھنساتے ہیں' مال بناتے ہیں اور انکے ذریعے جنسی تسکین حاصل کرتے ہیں۔ جادو ٹونہ کے نام پر ایک شیطان صفت جعلی پیر نے ثمران نامی بچے کو قتل کیا' اس کا دل اور گردے نکال کر کوئی مرکب تیار کیا اور رنگے ہاتھوں پکڑا گیا۔ پولیس کے سامنے اعتراف جرم بھی کیا۔ یہ خناس عورتوں پر دم کرتا اور ان کے منہ میں تھوکتا تھا' اخباری اطلاعات کے مطابق نہ تو یہ قرآن حکیم پڑھ سکتا ہے اور نہ ہی اسے نماز آتی ہے۔ ہر وقت پلید اور نجس حالت میں رہتا ہے لیکن جاہل عوام اسے اپنا پیشوا اور روحانی معالج سمجھتی ہے۔ دوسری خبر ایک ایسے شیطانی چیلے کی ہے جس کی شرمناک اور بیہودہ حرکتیں انسان کو ورطہ حیرت میں ڈالتی ہیں۔ اس سے زیادہ انسان کی تذلیل کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ یہ "تلوے چاٹ یوسف گدا" نامی پیر ہے جو عورتوں کے جوتوں کے تلوے چاٹتا ہے' ان کے حسن کی تعریف کرتا ہے' دوائی اور تعویذ کے بہانے بار بار بلاتا ہے۔ نشہ آور ادویات اور بیہوش کر دینے والی ادویات استعمال کرواتا ہے اور عصمت دری کرتا ہے۔ نہ جانے کتنی عورتوں کی عصمت کو تار تار کر چکا ہے۔ اسی قبیل کے نہ جانے اور کتنے واہیات پیر ہونگے جن کی سیاہ کاریوں سے ہم آگاہ نہیں ہیں۔

لیکن کیا کیا جائے یہاں تو بڑے بڑے عہدوں پر فائز لوگ ان نام نہاد عاملوں اور پیروں سے ڈنڈے کھانے کو سعادت سمجھتے ہیں۔ موجودہ دور میں اپنے آپ کو لبرل اور

سیکولر ثابت کرنے والے بڑے لوگ اس توہم پرستی کا شکار ہیں۔ اقتدار کے تحفظ کے لئے کئی کئی پیروں کی خدمات حاصل کیں ہیں۔ پیر ابرا' بابا ملتانی' بابا دھنکا اور نہ معلوم کتنے گمنام پیر آج کل اسلام آباد حکومت کی خدمت پر مامور ہیں۔ اکثر فٹ پاتھیے' بھنگی چرسی ملنگ V.I.P نظر آتے ہیں۔ یہ سب نام نہاد و جعلی پیر آستانے بنا کر وزارت عظمیٰ کے عہدے تقسیم کر رہے ہیں جبکہ خود پیٹ کا دوزخ بھرنے کے لئے جھوٹ' فریب' دھوکہ بازی کا سہارا لیتے ہیں۔ اگر اتنے ہی باکمال ہیں تو یہ عظیم منصب خود کیوں نہیں سنبھال لیتے؟ یہ ڈرامہ باز کھلا دھوکا کرتے ہیں۔ لیکن تعجب اور حیرت ہے ایسے لوگوں پر جو ان کے ہاتھوں شکار ہوتے ہیں پھر بھی دعویٰ کہ ہم اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔

ہمارے نزدیک یہ سب کچھ جہالت کا نتیجہ ہے۔ صحیح دینی تعلیم سے بہرہ مند شخص کبھی ان کے چنگل میں گرفتار نہیں ہوتا۔ پاکستان میں شرح خواندگی بیس پچیس فیصد ہے۔ ان میں سے اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو دینی تعلیم سے قطعاً نا آشنا ہے اور توہم پرستی کا شکار ہے۔

دینی تعلیم کا یہی اعجاز ہے کہ وہ سب سے پہلے عقیدہ کی درستگی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور یقین پیدا کرتا ہے۔ استقامت اور خود اعتمادی کو بحال کرتا ہے' توہم پرستی کو جڑ سے نکال دیتا ہے اور انسان میں جرات پیدا کرتا ہے۔

بدقسمتی سے پاکستان میں ایسے نام نہاد علماء بھی موجود ہیں جو خود غلط عقیدہ رکھتے ہیں اور لوگوں کو بھی اس کی تلقین کرتے ہیں۔ انہیں توہم پرست بناتے ہیں اور من گھڑت قصے کہانیاں سنا کر انہیں بہکاتے ہیں اور جعلی پیروں کے آستانوں پر حاضری کے لئے مجبور کر دیتے ہیں۔ ہم یہاں نہایت ادب کے ساتھ اپنے بریلوی مکتبہ فکر کے جید علماء کرام سے درخواست کریں گے کہ وہ عقیدہ توحید کی اصلاح میں اپنا کردار ادا کریں' لوگوں کو توہم پرستی سے نکالیں' من گھڑت اور فرضی کہانیوں سے اجتناب کریں اور عوام کو حقیقت حال سے آگاہ کریں۔ اللہ کے نیک بندوں اور جعلی پیروں میں واضح فرق بیان کریں۔ فٹ پاتھوں پر نشے میں دھت ملنگوں' داڑھی مونڈھوں ڈشکروں بھنگیوں اور چرسیوں کو ہرگز

ہرگز پیر ثابت کرنے کی کوشش نہ کریں۔ مشاہدہ میں یہ بات آئی ہے کہ ان نام نہاد پیروں سے لٹنے والوں کی اکثریت بریلوی مکتبہ فکر سے تعلق رکھتی ہے کیونکہ ان کے علماء ہی انہیں اس کی تلقین کرتے ہیں۔ یہی ان کے ذمہ دار ہیں۔

ہمیں یہ کہنے میں ذرا بھی باک نہیں کہ یہ عقیدہ کی کمزوری اور اللہ تعالیٰ پر مکمل یقین اور بھروسے کی کمی ہے۔ جن کے ذمہ دار ان کے پیشوا اور علماء کرام ہیں جن کا اپنا عقیدہ درست نہیں اور توہمات پر یقین رکھتے ہیں وہ دوسروں کی اصلاح کیسے کریں گے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ دینی تعلیم کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچایا جائے۔ عقیدہ کی اصلاح کے لئے بھرپور مہم چلائی جائے اور نام نہاد پیروں کو بے نقاب کیا جائے اور انکا مکمل محاسبہ کیا جائے۔

ہماری تمام مکاتب فکر کے علماء کرام خطباء اور واعظین سے درخواست ہے کہ وہ ان جعلی پیروں اور پنڈتوں کے چنگل سے عوام کو آزاد کروانے کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔ عقیدہ کی اصلاح کے لئے خصوصی درسوں کا اہتمام کریں۔ اور حکومت سے بھی توقع رکھتے ہیں کہ ان شرمناک اور بیہودہ واقعات کا سختی سے نوٹس لے گی۔

اہلحدیث کے امتیازی مسائل

5 اشتہار مفت منگوائیں ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے مندرجہ ذیل 5 اشتہار چھپوا کر تقسیم کئے جا رہے ہیں:

1۔ سورۃ الفاتحہ خلف الامام 2۔ اثبات رفع الیدین 3۔ آمین بالجہر

4۔ نماز میں پاؤں سے پاؤں ملانے اور سینے پر ہاتھ باندھنے کا ثبوت

5۔ کیا اللہ کے سوا کوئی دوسرا مشکل حل کرنے پر قادر ہے؟ ایک سوال کی دس شکلیں

مبلغ تین روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مفت طلب فرماویں۔

نوٹ اشتہارات فریم کروا کر مساجد و پبلک مقامات پر آویزاں کرنیوالے ہی منگوائیں دوسرے حضرات زحمت نہ کریں۔

محمد یٰسین راہی ناظم ادارہ تبلیغ اسلام اہلحدیث جام پور ضلع راجن پور

☎ (0641) 67218